فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط:19)

مزارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ
(سلسلۂ قادریہ کے پیشوا)

مزارِ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ
(سلسلۂ چشتیہ کے پیشوا)

مزارِ مجدّد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ
(سلسلۂ نقشبندیہ کے پیشوا)

مزارِ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ
(سلسلۂ سہروردیہ کے پیشوا)

# پیری مُریدی کی شرعی حیثیت

(مع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 8 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے ''فیضانِ مدنی مذاکرہ'' نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ

# پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلْم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

**مجلس المدینۃ العلمیۃ**
**(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)**
۲۸ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ / 02 اگست 2016ء



www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

# پیری مُریدی کی شَرعی حیثیت

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

**تاجدارِ رسالت**، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر جمعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا۔70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کیے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا عِلم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا کہ میری حیات میں ہے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## پیری مُریدی کی شَرعی حیثیت

**سُوال:** بیعت لینا اور بیعت کرنا کیسا ہے؟ نیز پیری مُریدی کی شرعی حیثیت بھی بیان

مدینہ

(1) جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵



www.dawateislami.net

فرما دیجیے۔

**جواب:** بیعت کا لُغوی معنیٰ بِک جانا اور اِصطلاحِ شَرع و تَصَوُّف میں اس کی متعدّد صورتیں ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اَعمال کا اِرادہ کرنے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت کا ذریعہ بنانے کا نام بیعت ہے۔ یہ سُنَّت ہے، آج کل کے عُرفِ عام میں اسے ''پیری مُریدی'' کہا جاتا ہے۔ بیعت کا ثبوت قرآنِ کریم میں موجود ہے چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 71 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح (نیک) کو اپنا امام بنالینا چاہیے شریعت میں ''تقلید'' کرکے اور طریقت میں ''بیعت'' کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح (نیک) امام نہ ہو گا تو اس کا امام شیطان ہو گا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔[1]

مدینہ

1 ...... نورُ العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۷۱



www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بیعت بیشک سنّتِ محبوبہ (پسندیدہ سنّت) ہے، امام اَجل، شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عوارف شریف سے شاہ ولیُّ اللہ دِہلوی کی "قولُ الجمیل" تک اس کی تصریح اور ائمہ واکابر کا اس پر عمل ہے اور رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ (پ٢٦، الفتح: ١٠)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پ٢٦، الفتح: ١٨)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

اور بیعت کو خاص بجہاد سمجھنا جہالت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ

ترجَمۂ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ



www.dawateislami.net

وَ لَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ وَ لَا یَاۡتِیۡنَ بِبُہۡتَانٍ یَّفۡتَرِیۡنَہٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِنَّ وَ اَرۡجُلِہِنَّ وَ لَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡہُنَّ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾ (پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۲)

ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[1]

## احادیثِ مُبارَکہ میں بیعت کا ذِکر

**سُوال:** کیا احادیثِ مُبارَکہ میں بھی بیعت کا ذِکر آیا ہے؟

**جواب:** جی ہاں! احادیثِ مُبارَکہ میں بھی بیعت کا ذِکر آیا ہے اور یہ بیعت مختلف چیزوں مثلاً کبھی تقویٰ و اِطاعت پر، کبھی لوگوں کی خیر خواہی اور کبھی غیر معصیت (یعنی گناہ کے علاوہ) والے کاموں میں اَمیر کی اِطاعت وغیرہ پر ہوا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ دِیگر کاموں پر بھی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت ہونا ثابت ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بِن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۸۶



www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشکل اور آسانی میں، خوشی اور ناخوشی میں خود پر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں، سُننے اور اِطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر بیعت کی کہ ہم کسی سے اس کے اِقتدار کے خلاف جنگ نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں حق کے سِوا کچھ نہ کہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں مَلامت کرنے والے کی مَلامت سے نہیں ڈریں گے۔ [1]

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے اور زِنا نہیں کرو گے اور چوری نہیں کرو گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کر دیا ہے اسے بے گناہ قتل نہیں کرو گے، تم میں سے جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا اس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہے اور جس نے ان محرّمات میں سے کسی کا اِرتکاب کیا اور اس کو سزا دی گئی وہ اس کا کفّارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی حرام کو کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا پَردہ رکھا تو اس کا مُعامَلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپُرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے مُعاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔ [2]

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء...الخ، ص ١٠٢٤، حدیث: ١٧٠٩

2 ...... مسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لأھلھا...الخ، ص ٩٣٩، حدیث: ١٧٠٩



www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی تفسیرِ کبیر میں نقل فرماتے ہیں: جب مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا میں لَیۡلَۃُ الۡعُقۡبہ کو 70 صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت کی تو حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور اپنی ذات کے لیے جو شرط چاہیں منوا لیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لیے یہ شرط ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے لیے یہ شرط ہے کہ تم اپنی جانوں اور مالوں کو جن چیزوں سے باز رکھتے ہو ان سے مجھ کو بھی باز رکھنا (یعنی جس طرح اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح میری حفاظت کرنا) تو صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب ہم ایسا کر لیں گے تو ہمیں کیا صِلہ ملے گا؟ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جنّت۔“ صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یہ تو نفع مند بیعت ہے، ہم اس بیعت کو نہ توڑیں گے اور نہ ہی توڑنے کا مُطالبہ کریں گے، اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۱) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ نے



www.dawateislami.net

مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنّت ہے۔[1]

## بیعت ہونے کے فَوائد وبَرَکات

**سُوال:** بیعت ہونے سے کیا کیا فَوائد وبرکات حاصل ہوتے ہیں؟

**جواب:** کسی پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت ہونے سے پیرِ کامل سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے جس کی بدولت باطِن کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ پیرِ کامل کی صحبت اور اس کے فَوائد بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا فقیہ عبدُالواحد بن عاشر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر فرماتے ہیں: عارِفِ کامل کی صحبت اِختیار کرو۔ وہ تمہیں ہلاکت کے راستے سے بچائے گا۔ اس کا دیکھنا تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دِلائے گا اور وہ بڑے نفیس طریقے سے نَفْس کا مُحاسَبہ کراتے ہوئے اور "خَطراتِ قلب" (یعنی دل میں پیدا ہونے والے شیطانی وَساوس) سے مَحفوظ فرماتے ہوئے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملا دے گا۔ اس کی صحبت کے سبب تمہارے فرائض و نوافل محفوظ ہو جائیں گے۔ "تصفیۂ قلب" (یعنی دل کی صفائی) کے ساتھ "ذِکرِ کثیر" کی دولت میسر آئے گی اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے متعلقہ سارے اُمور میں تمہاری مدد فرمائے گا۔[2]

**اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی

مدینہ

1 ...... تفسیرِ کبیر، پ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۱، ۶/ ۱۵۰

2 ...... آدابِ مرشدِ کامل، ص ۸۲



www.dawateislami.net

بارگاہ میں سُوال ہوا کہ ”مُرید ہونا واجب ہے یا سنَّت ؟ نیز مُرید کیوں ہوا کرتے ہیں؟ مُرشِد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فَوائد حاصل ہوتے ہیں؟“ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: مُرید ہونا سنَّت ہے اور اس سے فائدہ حضور سیِّدِعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اِتصالِ مسلسل۔ ﴿ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴾ (پ۱، الفاتحہ: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: ”راستہ ان کا جن پر تونے اِحسان کیا۔“ میں اس کی طرف ہدایت ہے، یہاں تک فرمایا گیا: مَنْ لَّا شَیْخَ لَهٗ فَشَیْخُهُ الشَّیْطٰن جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔[1] صحتِ عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیحہ متصلہ میں اگر اِنتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کے بَرَکات ابھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں، قبر میں، حشر میں اس کے فَوائد دیکھیں گے۔[2]

---

مدینہ

1 ...... اس کی وضاحت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ہر بد مذہب فَلاح سے دُور ہلاکت میں چُور ہے، مطلقاً بے پیرا ہے اور اِبلیس اس کا پیر، اگر چہ بظاہر کسی انسان کا مُرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہِ سلوک میں قدم رکھے نہ رکھے ہر طرح لَا یُفْلِحُ وَشَیْخُهُ الشَّیْطَان (فلاح نہیں پائے گا اور اس کا پیر شیطان ہے۔) کا مِصداق ہے۔ سُنّی صحیح العقیدہ کہ راہِ سلوک نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان، بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مُرید ہو اس کا مُرید ہے ورنہ مُرشِدِ عام کا۔ (یعنی کَلَامُ اللہ و کلام الرسول و کلامِ ائمہ شریعت و طریقت و کلامِ علمائے دین اہلِ رُشد و ہدایت ہے اسی سلسلۂ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلامِ علماء، علماء کا رہنما کلامِ ائمہ، ائمہ کا مُرشِد کلامِ رسول، رسول کا پیشوا کلامُ اللہ جَلَّ وَعَلَا وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔) (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۱۹-۵۰۵)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۷۰ ملتقطا



www.dawateislami.net

**بیعت** ہونے کے فَوائد میں سے یہ بھی ہے کہ یہ پیرانِ عظام یا اِن سلسلوں کے اَکابرین وبانیان اپنے مُریدین و متعلقین سے کسی بھی وقت غافل نہیں رہتے اور مشکل مقام پر ان کی مدد فرماتے ہیں چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام عبدُ الوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: بے شک سب اَئمہ و اولیا و عُلَمائے رَبَّانِیِّیْن(و مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام)اپنے پیروکاروں اور مُریدوں کی شفاعت کرتے ہیں، جب ان کے مُرید کی روح نکلتی ہے، جب منکر نکیر اس سے قبر میں سُوال کرتے ہیں، جب حشر میں اس کا نامۂ اعمال کھلتا ہے، جب اس سے حساب لیا جاتا ہے، جب اس کے اَعمال تولے جاتے ہیں اور جب وہ پل صِراط پر چلتا ہے تو ان تمام مَراحِل میں وہ اس کی نگہبانی کرتے ہیں اور کسی بھی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔(1)

ہے عصیاں کے بیمار کا دَم لبوں پر
خدارا لو جلدی خبر غوثِ اعظم
تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے
پریشاں ہوں میں کس قدر غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش)

## پیرِ کامل کی بَرَکت سے اِیمان سلامت رہا

**سُوال:** نزع کے وقت پیرِ کامل کا اپنے مُرید کی مدد کرنے کا کوئی واقعہ ہو تو برائے کرم مدینہ

1 ...... میزانُ الکبریٰ، ۶۵/۱


www.dawateislami.net

بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** جب نزع کا وقت ہوتا ہے تو اس مشکل ترین وقت میں شیطان اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رِشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آ پہنچتا ہے جو اسے دینِ اسلام سے بہکانے کی کوشش کرتے ہیں، اگر اِنسان کسی پیرِ کامل کا مُرید ہو تو شیطان کے ان حیلوں کو ناکام بناتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور پیرِ کامل کی بَرَکت سے اپنا اِیمان سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اِس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ کیجیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفحہ 493 پر ہے: "امام فخرُ الدِّین رازی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی نزع کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس (مرنے والے) کا اِیمان سلب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے)، اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے اِن سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں مُباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خدا ایک ہے۔ اس نے کہا: اس پر کیا دَلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت (یعنی فرشتوں کا اُستاد) رہ چکا ہے اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنہوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ ۳۶۰



www.dawateislami.net

دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ کے پیر حضرت نجمُ الدین کبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں دُور دَراز مقام پر وُضو فرمارہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی ”کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خُدا کو بے دلیل ایک مانا۔“ اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ کسی مُرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا چاہیے کہ ان کی باطنی توجہ وَسوسۂ شیطانی کو بھی دفع کرتی ہے اور اِیمان کی حفاظت کا بھی ایک مضبوط ذَریعہ ہے۔

دَمِ نَزع شیطاں نہ اِیمان لے لے — حِفاظت کی فرما دُعا غوثِ اعظم
مُریدین کی موت توبہ پہ ہوگی — ہے یہ آپ ہی کا کہا غوثِ اعظم
مِری موت بھی آئے توبہ پہ مُرشِد! — ہوں میں بھی مُرید آپ کا غوثِ اعظم
کرم آپ کا گر ہوا تو یقیناً — نہ ہوگا بُرا خاتِمہ غوثِ اعظم

## مُرید ہونے کا مقصد

**سُوال:** مُرید ہونے کا اصل مقصد بھی اِرشاد فرمادیجیے۔

**جواب:** مُرید ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اِنسان مُرشِدِ کامل کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے سیدھے راستے پر چل کر اپنی زندگی شریعت وسنَّت کے مطابق گزار سکے اور اگر راہِ باطن ومعرِفت پر چلنا ہو تو پھر بیعت ہونا ضروری ہے


www.dawateislami.net

کیونکہ یہ راستہ اِنتہائی کٹھن اور باریک ہے جسے بغیر کسی رہبر کے طے کرنا اپنے آپ کو ہلاکت پر پیش کرنا ہے لٰہذا اس راستے کو کامیابی وکامرانی کے ساتھ طے کرنے کے لیے اِنسان کو مُرشدِ کامل کی ضَرورت ہوتی ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مُرید کو کسی مُرشِد و اُستاد کی حاجت ہوتی ہے جو اس کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے کیونکہ دِین کا راستہ اِنتہائی باریک ہے جبکہ اس کے مقابلے میں شیطانی راستے بکثرت اور نمایاں ہیں تو جس کا کوئی مُرشِد نہ ہو جو اس کی تربیت کرے تو یقیناً شیطان اسے اپنے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔ جو پُرخطر وادیوں میں بغیر کسی کی رہنمائی کے چلتا ہے وہ خود کو ہلاکت پر پیش کرتا ہے جیسے خود بخود اُگنے والا پودا جلد ہی سُوکھ جاتا ہے اور اگر وہ لمبے عرصے تک باقی بھی رہے تو اس کے پتے تو نکل آئیں گے لیکن وہ پھل دار نہیں ہو گا۔ مُرید پر ضَروری ہے کہ وہ مُرشِد کا دَامن اس طرح تھام لے جس طرح اَندھا نہر کے کنارے اپنی جان نہر پار کرانے والے کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کی اِتباع میں کسی قسم کی مخالفت نہیں کرتا اور نہ ہی اسے چھوڑتا ہے۔[1]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ مُرید ہونے میں دِینی و اُخروی فوائد

---

1 ...... احیاءُ العلوم، کتاب ریاضۃ النفس و تھذیب الاخلاق، بیان شروط الارادۃ...الخ، ۳/۹۳



www.dawateislami.net

پیشِ نظر ہونے چاہئیں مگر بدقسمتی سے فی زمانہ بیشتر لوگوں نے ''پیری مُریدی'' جیسے اَہم منصب کو بھی محض حُصولِ دُنیا کا ذَریعہ بنا رکھا ہے۔ لوگ پیرِ کامل کا مِعیار یہ سمجھتے ہیں کہ پیر تعویذات یا عملیات میں ماہر ہو جو ہر دُنیوی مشکل حل کر دیا کرے، اگرچہ پیرِ کامل کی بَرَکت سے بہت سارے دُنیوی مَسائل بھی حل ہوتے ہیں تاہم اسی چیز کو پیرِ کامل کا مِعیار سمجھ لینا اور جہاں کوئی مسئلہ حل نہ ہوا وہاں پیر صاحب کے کامِل ہونے میں شکوک و شبہات میں پڑ جانا سَراسر جہالت وحماقت ہے لہٰذا مُرید ہوتے وقت مُرشِدِ کامِل کی حقیقی پہچان اور مُرید ہونے کے مَقاصد کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

از پئے غوثُ الوریٰ یا مصطفےٰ
میرے اِیماں کی حِفاظت کیجئے
از طفیلِ مُرشِدی دِل سے مِرے
دُور دُنیا کی مَحبَّت کیجئے (وسائلِ بخشش)

## مُرشِدِ کامل کیلئے چار شَرائط

**سُوال:** مُرشِدِ کامل کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرنا دُرُست ہو اس کی کیا شَرائط ہیں؟

**جواب:** مُرشدِ کامل کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرنا دُرُست ہو اس کی شَرائط بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن



www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: بیعت لینے اور مَسندِ اِرشاد پر بیٹھنے کے لئے چار شَرطیں ضَروری ہیں: **ایک** یہ کہ سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو اس لئے کہ بدمذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ **دوسری** شرط ضَروری عِلم کا ہونا، اس لئے کہ بے علم خُدا کو پہچان نہیں سکتا۔ **تیسری** یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ فاسِق کی توہین واجب ہے اور مُرشِد واجبُ التعظیم ہے دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی۔ **چوتھی** اجازتِ صحیح مُتَّصِل ہو جیسا کہ اس پر اہلِ باطن کا اِجماع ہے۔ جس شخص میں اِن شَرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس کو پیر نہیں پکڑنا چاہئے۔ (1)

**صَدرُ الشَّریعہ**، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب مُرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کرلیں، ورنہ اگر (کسی ایسے کو پیر بنالیا جو) بدمذہب ہوا تو اِیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا اِبلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست (2)

کبھی اِبلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے، لہٰذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے۔)

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۹۱

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۷۷، حصّہ: ۱



www.dawateislami.net

## خط یا ٹیلیفون کے ذریعے بیعت

**سُوال:** کیا خط، ٹیلیفون یا اِجتماعِ عام میں لاؤڈ اسپیکر کے ذَریعے بیعت ہو سکتی ہے؟

**جواب:** فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 585 پر ہے: ”بذریعۂ قاصِد (نمائندہ) یا خط مُرید ہو سکتا ہے۔“ جب نُمائندے یا خط کے ذَریعے مُرید ہو سکتا ہے تو ٹیلی فون اور لاؤڈ اسپیکر پر تو بدرجۂ اَوْلیٰ بیعت ہو سکتی ہے۔

## سابقہ مُرشِد سے تجدیدِ بیعت

**سُوال:** اگر کسی سے کُفر سرزد ہو گیا ہو تو اسے اپنے کُفر سے توبہ کرنے کے بعد اپنے سابِقہ مُرشِد سے ہی تجدیدِ بیعت کرنا ضَروری ہے؟

**جواب:** کُفر بکنے سے جس طرح پچھلے تمام نیک اَعمال مثلاً نَماز، روزہ اور حج وغیرہ ضائع ہو جاتے ہیں ایسے ہی بیعت بھی ختم ہو جاتی ہے، توبہ کرنے کے بعد سابِقہ مُرشِد یا کسی بھی جامع شرائط پیر کا مُرید ہوا جا سکتا ہے، سابِقہ مُرشِد سے ہی بیعت کرنا ضَروری نہیں۔

## دوسروں کو اپنے پیر کی بیعت کی ترغیب دِلانا کیسا؟

**سُوال:** زید کو اپنے پیر صاحِب سے بہُت عقیدت ہے لہٰذا جو کسی کے مُرید نہیں ہیں وہ اُنہیں اپنے پیر صاحب سے بیعت ہونے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ بکر اس پر زید کو بُرا بھلا کہتا ہے اور اِعتراض کرتا ہے کہ ترغیب نہ دِلاؤ جسے مُرید ہونا ہو گا وہ خود



www.dawateislami.net

ہی ہو جائے گا۔ دونوں میں حق بجانِب کون ہے؟

**جواب:** پیر اُمورِ آخِرت کے لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے "رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام" کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزار سکے۔ اب غور کر لیا جائے کہ یہ بات نیکی ہے یا بدی؟ اگر نیکی ہے اور یقیناً نیکی ہے تو اس کی ترغیب دِلانے والا نیکی کی دعوت دینے والا ہوا اور اس کا یہ فعل حکمِ قرآنی ﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (پ۶، المائدۃ: ۲) ترجمۂ کنزُ الایمان: "اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔" میں داخِل ہے لہٰذا زید ثواب کا مستحق ہے۔ اگر اس کے ترغیب دِلانے پر کوئی مُرید ہو کر نیکی کے راستے پر گامزن ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زید کے لیے ثوابِ جارِیہ کا سامان ہو گا۔

## مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے پیر کا مُرید ہونا

**سُوال:** ایک پیر کے مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے پیر سے بھی مُرید ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز کسی دوسرے پیر صاحب سے طالِب ہونا کیسا ہے؟

**جواب:** ایک پیر کے مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے پیر سے مُرید نہیں ہو سکتے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن وفار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس طرح جہان کے دو



www.dawateislami.net

مَعْبود نہیں، ایک شخص کے دو دِل نہیں، عورت کے بیک وقت دو شوہر نہیں اسی طرح مُرید کے دو شیخ نہیں۔[1] البتہ دوسرے جامع شرائط پیر سے بیعتِ برکت کرتے ہوئے طالب ہونے میں حرج نہیں ہے۔ اِسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہیے۔ اکابرِ طریقت فرماتے ہیں: ”لَا یُفْلِحُ مُرِیْدٌ بَیْنَ شَیْخَیْنِ جو مُرید دو پیروں کے دَرمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔“ خصوصاً جبکہ اس سے کشُودِ کار (یعنی مطلب کا حصول) بھی ہو چکا ہو، حدیث میں اِرشاد ہوا: مَنْ رُزِقَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ جسے اللہ تعالیٰ کسی شے میں رزق دے وہ اس کو لازم پکڑے۔[2] دوسرے جامع شرائط سے طلبِ فیض میں حرج نہیں اگرچہ وہ کسی سلسلۂ صریحہ کا ہو مگر اپنی اِرادت شیخِ اوّل ہی سے رکھے اور اس سے جو فیض حاصل ہو اسے بھی اپنے شیخ ہی کا فیض جانے۔[3]

**ہاں!** اگر کوئی سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت ہو تو اسے کسی اور سے طالب ہونا ضَروری نہیں کیونکہ سلسلۂ عالیہ قادریہ تمام سَلاسِل سے اَفضل ہے اور تمام

مدینہ

1. المننُ الکبریٰ، الباب الثامن، ص ۳۴۶
2. شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۲۴۱
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۷۹



www.dawateislami.net

سَلاسِل اسی کی طرف راجع ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ان (یعنی خاندانِ مداریہ والوں) سے طالِب ہونا ہرگز کچھ ضرور نہیں، بلکہ جب اَفضَلُ السَّلاسِل سلسلہ علیہ، عالیہ، صحیحہ، متصلہ، قادریہ، طیبہ میں شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر فخر بیعت نصیب ہو چکا ہے تو اسے دوسری طرف اصلاً توجہ و پریشان نظر ہی نہ چاہئے۔(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے پیر و مرشد کا ہمیشہ وفادار بنائے اور انہیں راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سدا پیر و مُرشِد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی
بنا دے مجھے ایک دَر کا بنا دے
میں ہر دَم رہوں باوفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

## پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ

**سُوال:** فیض کسے کہتے ہیں؟ نیز پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** فیض کی تعریف کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: فیض بَرَکات اور نورانیت کا دوسرے پر اِلقاء فرمانا ہے۔(2) فیض حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مُرید اپنے پیر و مُرشِد سے کامل مَحبّت کرے۔

مدینہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۶ / ۵۵۸
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۶ / ۵۶۴



www.dawateislami.net

اُس کے اَحکام بجالائے اور ہر وہ جائز کام کرے جس سے وہ خوش و راضی ہو۔ اُس کی کامل تعظیم و توقیر کرے اور اپنے اَقوال و اَفعال و حرکات و سکنات میں اُس کی ہدایات کے مطابق (جو شریعت کے خلاف نہ ہوں) پابند رہے تاکہ اُس سے فُیوض و بَرَکات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

**پیر و مُرشِد** سے فیض حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مُرید ہمیشہ اپنے آپ کو کمالات سے خالی سمجھے اگرچہ کتنا ہی علم و فضل والا کیوں نہ ہو کہ کچھ ہونے کی سمجھ انسان کو کہیں کا نہیں رہنے دیتی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: بھر لینے والے کو چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا اِرادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو مگر کمالات کو دروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اِختیار کرے) اور یہ خیال کرے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئیگا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جا سکتی۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی سچی محبت نصیب کرے اور ان کے فیوض و برکات سے مالامال فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جو ہو اللہ کا ولی اُس کا
فیض دُنیا میں عام ہوتا ہے (وسائلِ بخشش)

---

1 ...... بوستانِ سعدی، ص ۱۴۰



www.dawateislami.net

## مُرید اور طالِب میں فرق

**سُوال:** مُرید اور طالِب میں کیا فرق ہے؟

**جواب:** مُرید اور طالِب میں فرق بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاویٰ رضویہ، جلد 26 صفحہ 558 پر فرماتے ہیں: مُرید غلام ہے اور طالِب وہ کہ غیبتِ شیخ (یعنی مُرشِد کی غیر موجودگی) میں بضرورت یا باوجودِ شیخ کسی مَصْلِحَت سے، جسے شیخ جانتا ہے یا مُریدِ شیخ غیر شیخ سے اِستفادہ کرے۔ اسے جو کچھ اس سے حاصل ہو وہ بھی فیضِ شیخ ہی جانے۔ (1)

## کُتا کپڑوں سے چُھو جائے تو......؟

**سُوال:** کُتا کپڑوں سے چُھو جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

**جواب:** کُتا کپڑوں سے چُھو جائے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے بشر طیکہ اس کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو، ورنہ ناپاک ہو جائیں گے چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب (تھوک) لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (2)

مدینہ

(1) ...... پیری مُریدی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 275 صَفحات پر مشتمل کتاب، "آدابِ مُرشدِ کامل" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

(2) ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۵، حصّہ: ۲



www.dawateislami.net

## شوقیہ کتا پالنے کا نقصان

**سُوال:** کیا شوقیہ کُتّا پال سکتے ہیں؟

**جواب:** شوقیہ طور پر کُتّا نہیں پال سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔[1] شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں حدیث میں جن کتوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کتوں سے مُراد وہی کتے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔[2]

**معلوم** ہوا کہ شوقیہ طور پر کتا نہیں رکھ سکتے، اگر کسی نے رکھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم ہو گا، اَلبتہ کھیتی اور بکریوں کی حفاظت اور شکار کرنے کے لیے رکھ سکتے ہیں جیسا کہ ہادیٔ راہِ نجات، سرورِ کائنات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نجات ہے: اگر کتّے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا پس ہر سیاہ کتّے کو مار دو اور جو لوگ گھروں میں کتا رکھتے ہیں ان کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے مگر شکار کا کُتّا، کھیتی کی

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب المغازی، باب ۱۲، ۳/۱۹، حدیث: ۴۰۰۲

2 ...... جنتی زیور، ص ۴۴۱



www.dawateislami.net

حفاظت اور بکریوں کی حفاظت کے لیے کُتّا (رکھ سکتے ہیں کہ ان کے رکھنے سے ثواب میں کمی نہیں ہوتی)۔[1]

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب فتح القدیر میں ہے: جانور، کھیتی، مکان کی حفاظت اور شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے مگر ان صورتوں میں بھی کتوں کو مکان کے اندر نہ رکھا جائے، ہاں! اگر چور یا دُشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔[2]

## ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا چاہیے

سُوال: عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ جب کسی مصیبت، پریشانی یا بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں تو گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کرتے ہیں، دُعا اور اَوراد و وَظائف کی کثرت کرتے ہیں، تو کیا ایسی حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا زیادہ افضل ہے؟

جواب: انسان کو مصیبت و راحت، خوشحالی و بدحالی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا چاہیے بلکہ راحت و خوشحالی میں دُعا کی زیادہ کثرت کرے تاکہ سختی اور رَنج میں بھی دُعا قبول ہو چنانچہ بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ چین ہے: جسے یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دُعا قبول فرمائے تو اُسے چاہیے کہ آسائش کے وَقت دُعا کی

---

1 ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد، باب ماجاء من أمسک... الخ، ۱۵۹/۳، حدیث: ۱۴۹۵

2 فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورہ، ۲۴۶/۶



www.dawateislami.net

کثرت کرے۔[1] مصیبت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور راحت و آسائش کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہو جانا مسلمانوں کا شیوہ نہیں بلکہ کفّار کا طریقہ ہے چنانچہ پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 12 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب آدمی (یعنی کافر) کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے پھر جب ہم اس کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت حضرتِ علّامہ علاؤ الدِّین علی بن محمد بغدادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو ہر حال میں دُعا کرتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دُور فرما دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابِقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافل کا ہے۔ مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے، راحت و

مدینہ

1 ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم... الخ، ۵/۲۴۸، حدیث: ۳۳۹۳



www.dawateislami.net

آسائش میں شکر بجالاتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ اَحوال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور تضرُّع وزاری اور دُعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے تو اس پر وہ صبر کرتے ہیں، قضاءِ الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور تمام اَحوال پر شکر کرتے ہیں۔(1)

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا
پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا (وسائلِ بخشش)

**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں اِرشاد فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری کوشِش ہوتی ہے کہ بظاہِر کتنی ہی معمولی بیماری یا پریشانی ہو مثلاً نزلہ زُکام ہو یا کوئی اور کام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہتری کے لیے رجوع کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے وہ بیماری یا پریشانی دور فرما دیتا ہے جیسا کہ ایک بار ہمارا مَدَنی قافلہ آدھی رات کے وقت سندھ کے ایک شہر دادو پہنچا، جس اسلامی بھائی کے گھر جانا تھا اُن کا فون نمبر تو تھا مگر ہمارے پاس فون

---

1 ...... تفسیرِ خازن، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۱۲، ۲/۳۰۴



www.dawateislami.net

کرنے کی سہولت میسر نہ تھی۔ ہمارے ایک اسلامی بھائی نے ایک پیٹرول پمپ پر جا کر فون کے لیے درخواست کی تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ”فون پر تالا ہے اور چابی ہمارے پاس نہیں۔“بس کے اڈّے والے نے بھی فون نہیں کرنے دیا، اسی پریشانی کے عالَم میں ایک مسجِد کھلی نظر آئی ہم اس میں داخِل ہو گئے۔ دوگانہ (دو رکعت نفل نماز) ادا کر کے بارگاہِ خداوندی میں اپنا مسئلہ عرض کیا۔ پھر ہم نے باہَر نکل کر ہمّت کی اور دوبارہ پیٹرول پمپ والے کے پاس جا کر فون کی اجازت طلب کی تو وہ بَہت مہربان ہو گیا اور اس نے فون کرنے کی اِجازت دے دی اور پیسے بھی نہیں لیے بلکہ کمال شَفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چائے کی دعوت بھی دی۔

نہ کر رَد کوئی اِلتجا یاالٰہی
ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی
رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لَب پر
تِرا یاالٰہی تِرا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

## دُعا مانگنے کی ترغیب و فضائل پر اَحادیثِ مُبارکہ

**سُوال:** دُعا مانگنے کی ترغیب و فضائل پر چند اَحادیثِ مُبارکہ بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** قرآن و حدیث میں دُعا مانگنے کی بہت ترغیب دِلائی گئی ہے چنانچہ پارہ 24 سورۃُ



www.dawateislami.net

المؤمن کی آیت نمبر 60 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

اِسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی دُعا مانگنے کی بہت زیادہ ترغیب دِلائی گئی ہے نیز دُعا مانگنے کے فضائل و بَرکات بھی بیان فرمائے گئے ہیں چنانچہ دُعا مانگنے کی ترغیب و فضائل پر 11 فَرامینِ مصطفٰے مُلاحظہ کیجیے: (۱) خدا کے بندو! دُعا کو لازم پکڑو۔[1] (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے فرزندِ آدم! تُو جب تک مجھ سے دُعا مانگے جائے گا اور اُمّید رکھے گا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا رہوں گا اور مجھے کچھ پَروا نہیں۔[2] (۳) مجھ پر دُرُود بھیجو اور دُعا میں کوشش کرو۔[3] (۴) دُعا میں کمی نہ کرو جو دُعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہو گا۔[4] (۵) رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[5] (۶) عافیت کی دُعا اکثر مانگ۔[6] (۷) دُعا کی کثرت کرو کہ دُعا قضائے مُبرم کو رَد کرتی ہے۔[7] (۸)

مدینہ

1 ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

2 ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ... الخ، ۵/۳۱۸، حدیث: ۳۵۵۱

3 ...... نَسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلاۃ... الخ، ص/۲۲۱، حدیث: ۱۲۸۹

4 ...... مستدرک حاکم، کتاب الدعاء... الخ، باب لا یھلك مع الدعاء احد، ۲/۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۱

5 ...... مُسْنَد اَبِی یَعْلٰی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

6 ...... مستدرک حاکم، کتاب الدعاء... الخ، باب سوال العفو والعافیۃ، ۲/۲۱۷، حدیث: ۱۹۸۲

7 ...... کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدعاء، الجزء: ۲، ۱/۲۸، حدیث: ۳۱۱۷



www.dawateislami.net

جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دُعا قبول فرمائے تو وہ نرمی میں دُعا کرتا رہے۔[1] (۹) جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔[2] (۱۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دُعا کرے۔[3] (۱۱) ایک بار حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی فضیلت اِرشاد فرمائی، تو ایک شخص نے عرض کی: ''اِذاً نُکْثِرُ یعنی ایسا ہے تو ہم دُعا کی کثرت کریں گے۔'' اِرشاد فرمایا: ''اَللّٰہُ اَکْثَرُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بہت زیادہ ہے۔''[4]

## کیا دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھانا ضَروری ہے؟

**سُوال:** کیا دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا ضَروری ہے؟ نیز نماز کے بعد ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنا اور ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا کیسا ہے؟

**جواب:** دُعا بغیر ہاتھ اُٹھائے بلکہ بغیر زَبان ہِلائے بھی دِل ہی دِل میں مانگی جاسکتی ہے، اَلبتہ ''دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا دُعا کے آداب میں سے ہے۔''[5] لہٰذا دُعا کے

---
مدینہ

1. ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم...الخ، ۵/۲۴۸، حدیث: ۳۳۹۳
2. ...... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب منہ (ت: ۲) ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۴
3. ...... مُسلِم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل الذکر...الخ، ص ۱۴۴۲، حدیث: ۲۶۷۵
4. ...... تِرمِذی، احادیث شتّٰی، باب فی انتظار...الخ، ۵/۳۳۴، حدیث: ۳۵۸۴
5. ...... الحصن الحصین، آداب الدعاء، ص ۲۴


www.dawateislami.net

تمام تر آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر ہی دُعا مانگی جائے تاکہ دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو۔ رہی بات نماز کے بعد ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے اور انہیں چہرے پر پھیرنے کی تو اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نماز کے بعد دُعا مانگنا سُنَّت ہے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا اور بعدِ دُعا منہ پر ہاتھوں کو پھیر لینا یہ بھی سُنَّت سے ثابت ہے۔ (1)

## دُعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے میں حِکمت

**سُوال:** دُعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے میں کیا حِکمت ہے؟

**جواب:** دُعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے میں یہ حکمت ہے کہ دُعا میں جو خیر و بَرَکت حاصِل ہوئی وہ چہرے سے مَس ہو جائے چنانچہ رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان ''اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ'' میں فرماتے ہیں: ''بعدِ فراغ (یعنی دُعا سے فارِغ ہونے کے بعد) دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر وبرکت جو بذریعہ دُعا حاصل ہوئی اَشرفُ الْاَعضاء یعنی چہرے سے مُلاقی (یعنی مَس) ہو۔'' اس کے حاشیے ''ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ'' میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ

مدینہ

1 فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۰۲



www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا و سُوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ شرم و کرم والا ہے۔ جب بندہ دونوں ہاتھ اُٹھاتا اور سُوال کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھ خالی پھیرنے سے شرماتا ہے لہٰذا اس خیر کو اپنے چہرے پر مسح کرو۔[1]-[2]

❈ ... ❈ ... ❈ ... ❈ ... ❈

## پیر ہونے کے لیے سیِّد ہونا ضروری نہیں

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (پیر ہونے کے لئے سیِّد اور آلِ رسول ہونے کو ضروری سمجھنا) یہ محض باطل ہے، پیر ہونے کے لئے وہی چار شَرطیں دَرکار ہیں، ساداتِ کرام سے ہونا کچھ ضَرور نہیں۔ ہاں! ان شرطوں کے ساتھ سیِّد بھی ہو تو نُورٌ علیٰ نُور۔ باقی اسے شرط ضروری ٹھہرانا تمام سَلاسِلِ طریقت کا باطل کرنا ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ سلسلۃُ الذہب میں سیِّدُنا امام علی رضا اور حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان جتنے حضرات ہیں کوئی ساداتِ کرام سے نہیں اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں تو اَمیرُ المؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد ہی سے امام حسن بصری (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی) ہیں کہ نہ سیِّد نہ قریشی نہ عربی اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا خاص آغاز ہی حضور سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے، اسی طرح دیگر سَلاسِل۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۷۶)

مدینہ

1 ...... فضائلِ دُعا، ص ۹۴

2 ...... دُعا کے فضائل و برکات اور اس کے آداب کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائلِ دُعا“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)



www.dawateislami.net

# ماخذ و مراجع

| | | | |
|---|---|---|---|
| قرآنِ پاک | ❋ ❋ ❋ ❋ | ❋ ❋ ❋ ❋ | ❋ ❋ ❋ ❋ |
| **نام کتاب** | **مطبوعہ** | **نام کتاب** | **مطبوعہ** |
| کنزالایمان | مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ | مسند ابی یعلیٰ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| التفسیر الکبیر | دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ | الحصن الحصین | المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| تفسیرِ خازن | المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ | فتح القدیر | کوئٹہ |
| نورُ العرفان | پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیا لاہور | فتاویٰ رضویہ | رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور |
| صحیح البخاری | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | بہارِ شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| صحیح مسلم | دار ابنِ حزم بیروت ۱۴۱۹ھ | جنتی زیور | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| سنن الترمذی | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ | احیاء علوم الدین | دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء |
| سنن النسائی | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ | المنن الکبریٰ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| المستدرک | دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ | المیزان الکبریٰ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء |
| جمع الجوامع | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ | بوستانِ سعدی | انتشارات عالمگیر کتابخانہ ایران |
| شعب الایمان للبیہقی | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ | آدابِ مرشدِ کامل | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| کنز العمال | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | فضائلِ دُعا | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |



www.dawateislami.net

# فہرست


| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| دُرُود شریف کی فضیلت | 2 | مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے پیر کا مُرید ہونا | 17 |
| پیری مُریدی کی شَرعی حیثیت | 2 | پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ | 19 |
| اَحادیثِ مُبارَکہ میں بیعت کا ذِکر | 5 | مُرید اور طالِب میں فرق | 21 |
| بیعت ہونے کے فَوائد وبَرکات | 8 | کُتا کپڑوں سے چُھو جائے تو...؟ | 21 |
| پیرِ کامل کی بَرکت سے اِیمان سلامت رہا | 10 | شوقیہ کُتّا پالنے کا نقصان | 22 |
| مُرید ہونے کا مقصد | 12 | ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا چاہیے | 23 |
| مُرشِدِ کامل کیلئے چار شَرائط | 14 | دُعا مانگنے کی ترغیب و فضائل پر اَحادیثِ مُبارکہ | 26 |
| خط یا ٹیلیفون کے ذَریعے بیعت | 16 | کیا دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھانا ضَروری ہے؟ | 28 |
| سابقہ مُرشِد سے تجدیدِ بیعت | 16 | دُعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے میں حِکمت | 29 |
| دوسروں کو اپنے پیر کی بیعت کی ترغیب دِلانا کیسا؟ | 16 | ماخذ و مراجع | 31 |




www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

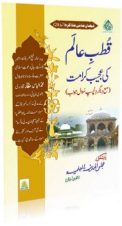

ISBN 978-969-631-882-8
0125618
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net